سوال

(202) یہ علاقہ ایک راجہ کے ماتحت طریقہ یہ ہے عام طور پر مردار چمڑے دیہاتی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

188 یہ علاقہ ایک راجہ کے ماتحت ہے اور یہاں کا ایک طریقہ یہ ہے عام طور پر مردار چمڑے دیہاتی لا کر فروخت کرتے ہیں جن کی بین شناخت ہے کہ یہ مردار ہین نیز قدرے قلیل زبیح بھی اسمیں شامل ہیں مگر بہر کیف مردار چمڑے کی مشتری کو پوری شناخت ہے علاوہ ازیں یہ چیز راجہ کی طرف سے نیلام کیجاتی ہیں جس کے نام نیلام ختم ہوگا اس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص حلقہ اسٹیٹ میں یہ چیزیں نہیں خرید سکتا زید بائع کو پوری قیمت دے کر چمڑے خریدے گا۔ اور یہ دو ہزار زید نے راجہ کو گویا اس حق کے حصول کےلئے دیا ہے کہ میرے سوا کوئی دوسرا شخص قانوناً چمڑا نہ خریدے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس ٹھیکہ کا مقصد یہ ہے کہ حکومت اپنا حق منافع اس کے ہاتھ بیچتی ہے اس میں کچھ مواخذہ تو حکومت پر ٹھیکیدار پر نہیں بیع میں کوئی دھوکہ نہیں بیع میں نہ بائع مجبور ہے اور نہ مشتری

تعاقب۔ اہلحدیث مجریہ 22 جولائی 1936 جواب 188 کے متعلق یہ عرض ہے کہ حکومت سے جو حق منافع خریدتا ہے اس مشتری کے نزدیک مقدار مبیع کس قدر ہے جسکی وہ ایک متعین قیمت منظور کرتا ہے سوال ظاہر ہے کہ مقدار بیع مجہول ونا معلوم اور غیر متعین ہے۔ ممکن ہے کہ تعداد پانچ تک پہنچ جائے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے 3 تک بھی پہنچے اور یہ واقعہ بھی ہے پس مشتری نے ایک 400 کی معین رقم کس قدر تعداد مبیع کے حق میں منافع کی صلہ میں راجہ کو ادا کیمزید براں مبیع وحق منافع کی کیفیت وکمیت سے راجہ وٹھیکہدار ہر و واقف مگر کیا وجہ کہ ہندو راجہ ماخوز ہو اور ایک مکلف شرع مسلمان ٹھیکہ دار آزاد وخود مختار۔ باللعجب امید کے تفصیل اور وضاحت سے تشفی فرماہیں گے۔

جواب۔ حکومت بائع نہیں نہ ہی مشتری ہے بلکہ ٹھیکہ دار اور ٹھیکہ گیر ہے حکومت محض اپنا حق حکومت لیتی ہے جو اس کے قانون میں جائز ہے جیسے انگریزی علاقے میں

بندوبست سالہ اراضی پر حکومت کا حق لگان لگایا جاتا ہے آبجلاس کی امثلہ بکثرت ہیں یوں سمجھیں کہ حکومت ایک معنی سے کمیشن یا دلالی لیتی ہے جوج اس کا حق حکومت ہے ایسی ضروریات میں شرعیات سے جزیات تلاز شکرنے کی بجائے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ شریعت کی طرف سے ممنوع منصوص نہیں۔

نوٹ۔

غالباً ٹھیکہ دار کو مشتری سمجھنے سے غلطی لگی ہے حالانکہ وہ مشتری نہیں ہے بلکہ ٹھیکہ گیر ہے جو راجہ کو محض حق حکموت دیتا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ راجہ اس سے اس قسم کا ٹیکس

وصول کرتا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر21 اکتوبر1934)

(فتاویٰ ثنائیہ جلد2 ص406۔407)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد14 ص206

محدث فتویٰ